45271-کیا حقہ وغیرہ پینے والی جگہ میں کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے کے لیے کینٹین کرایہ پر حاصل کرلے ؟

سوال

ایک ہال میں کینٹین خالی ہے کیا میں کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے کے لیے اسے کرایہ پر حاصل کرنا جائز ہے - یہ علم میں رہے کہ وہ ہال یا کلب صرف حقہ اور چائے نوشوں کے لیے مخصوص ہے وہاں کوئی اور نہیں بیٹھ سکتا - لہذا اس کا حکم کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء پیش کرنے کے لیے وہ کنٹین کرایہ پر حاصل کرنا جائز نہیں، کیونکہ حقہ اور سگرٹ نوشی حرام ہے، اس لیے یہ کہ اس میں مال کا ضیاع اور مسلمان شخص کا اپنے آپ کو نقصان اور ضرر دینا، اور پھر اس گندے دھویں کو سونگھنے والے دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی نقصان دہ ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (10922) اور (7432) کے جوابات ضرور دیکھیں.

اصل اور حقیقت تو یہی ہے کہ مسلمان شخص کو ان معصیت و نافرمانی والی جگہ کو ترک کرنا اور اس کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے، نہ کہ وہ ان کی مدد میں حصہ ڈالے یا پھر وہ انہیں وہاں ایسی اشیاء پیش اور فروخت کرے مثلا حلال کھانا پینا وغیرہ یا وہاں کینٹین کھولی جائے تا کہ ان گنہگار اور نافرماں لوگوں کو کھانا پینا فراہم کرے جو ان کے لیے اس جگہ رہنے کا سبب اور باعث بنے، یہ ایک ایسا کام ہے جو مسلمان کے واجبات کے منافی ہے کیونکہ مسلمان شخص کے لیے برائی روکنی واجب ہے، اور جہاں برائی ہو رہی ہو اس جگہ کو بھی مسلمان شخص کے لیے ترک کرنا واجب اور ضروری ہے لھذا یہ کنٹین کھولنا اس امر کے منافی ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اللہ تعالی تم پر اپنی کتاب میں یہ حکم نازل فرما چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والوں کو اللہ تعالی کی آیتوں کے ساتھ کفر اور ان کا مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ مت بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو بلاشبہ اللہ تعالی تمام کافروں اور منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے} النساء (140).

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

{فرمان باری تعالی : تم اس وقت ان کے ساتھ نہ بیٹھو حتی کہ وہ اس کے علاوہ دوسری باتوں میں مشغول ہو جائیں} یعنی کفر کے علاوہ

{بلاشبہ تم ان جیسے ہی ہو} : یہ آیت نافرمان و گنہگار اور معصیت کرنے والے لوگوں سے جب برائی اور گناہ ظاہر ہو تو ان سے اجتناب کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہے؛ کیونکہ جو شخص ان سے اجتناب نہیں کرتا اور ان کے ساتھ بیٹھتا ہے تو وہ ان کی اس معصیت و نافرمان پر راضی ہے.

دیکھیں : تفسیر القرطبی (418/5).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہر ایک شخص پر برائی کا دل سے انکار کرنا واجب ہے، جو کہ برائی اور منکر سے ناپسندیدگی اور اس سے بغض رکھنا اور ہاتھ اور زبان سے برائی روکنے سے عاجز ہونے کی صورت میں معصیت کرنے والوں سے کو چھوڑ دینا ہے.

دیکھیں: الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیۃ (142/16).

بلکہ جائداد کے مالک پر واجب ہے کہ وہ اپنی جائداد اور مکان ان لوگوں کو کرایہ پر نہ دے جو اسے معصیت وگناہ اور نافرمانی کرنے کا اڈا بنائیں.

شیخ عبد العزیز آل شیخ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے والد نے اپنی ملکیتی عمارت کے کرایہ کا تیسرا حصہ وصیت کردی، اس عمارت کی دوکانوں میں بعض دوکانیں سگرٹ، اور حقہ وغیرہ لوازمات، اور بعض دوکانیں گانے کی کیسٹیں فروخت کرنے پر مشتمل ہیں، تو کیا یہ وصیت جائز ہے کہ نہیں؟

یہ علم میں رکھیں کہ اس کے علاوہ ہماری ملکیت میں کچھ نہیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

جواب:

آپ کو چاہیے کہ آپ ان لوگوں کو نکال دیں؛ کیونکہ سگرٹ اور تمباکو اور حقہ اور گانے وغیرہ یہ سب امور حرام اور شریعت اسلامیۃ کے مخالف ہیں، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے گناہ ومعصیت اور ظلم وزیادتی پر کسی کا تعاون کرنا حلال نہیں، ان شاء اللہ تعالی اللہ رب العالمین آپ کو اس کے عوض میں بہتر عطا فرمائے گا، اور ان شاء اللہ یہ دوکانیں اتنے کرایہ پر چڑھیں گی کہ آپ کو بھی اور میت کو بھی اس کا فائدہ ہوگا. اھ

اور آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کسی چیز کو ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، اور روز اللہ تعالی کے معصیت ونافرمانی کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان تو یہ ہے کہ:

{اور جو کوئی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے کافی ہوجاتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے} الطلاق (2-3).

واللہ اعلم.